رحمتِ جہاں
وما ارسلنك الا رحمة للعالمين
ہلال جعفری
دانشکدۂ اوصاف ملتان

جانِ رحمت
صلی اللہ علیہ وسلم
تضمین بر سلام
اعلیحضرت احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
جلوۂ شانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
نتیجۂ فکر
ہلال جعفری
ناشر
دانشکدہ اوصاف ۱۴۱/۲ ملتان شہر

(جملہ حقوق محفوظ)

نام کتاب .. .. جانِ رحمت

نوعیتِ کتاب .. .. بارگاہِ رسالتؐ میں ۱۵۱ بندوں پر مشتمل سلام کا نذرانہ

مصنّف .. .. ہلالؔ جعفری

تقاریظ .. .. استاذ العلماء علّامہ احمد سعید شاہ صاحب کاظمی

پروفیسر عاصی کرنالی ایم اے، عزیز حاصلپوری

سرِ ورق .. .. رئیس التحریر تاثیر

طباعت .. .. سیّد الیکٹرک پریس ملتان

طباعت سرِ ورق .. .. مجاہد آرٹ پریس ملتان

اشاعتِ اوّل .. .. مارچ ۱۹۶۶ء

تعداد .. .. ایک ہزار (۱۰۰۰)

اشاعتِ دوم .. .. نومبر ۱۹۶۶ء

تعداد .. .. ایک ہزار (۱۰۰۰)

صفحات ۹۶

قیمت .. .. ایک روپیہ

طابع و ناشر .. .. جاوید اوصاف

مقامِ اشاعت .. .. دانشکدہ اوصاف - ملتان شہر

صَلِّ علیٰ نبیّنا صَلِّ علیٰ مُحمَّدٍ
صَلِّ علیٰ شَفِیعِنَا صَلِّ علیٰ مُحمَّدٍ

اللّٰھُمَّ
صلِّ علیٰ مُحمّدٍ وَ
علیٰ اٰلِ سیّدِنا محمَّدٍ
وَبارِکْ وَسلِّمْ

صَلِّ علیٰ نبیّنا صَلِّ علیٰ مُحمَّدٍ
صَلِّ علیٰ شَفِیعِنَا صَلِّ علیٰ مُحمَّدٍ

٭

ابتدائے کرم ، اِنتہائے کرم

اے انیسِ امم ، اے شفیعِ امم

بزمِ کون و مکاں، تیرے زیرِ قدم

شہریارِ ارم ، تاجدار حرم

٭

نَو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

٭

ابتدائیہ

دنیا جہان قربان اس ہستی پر جس کو رب العزّت نے اپنا محبوب فرمایا،
ہزاروں درود اُس ذاتِ اقدس پر جو باعثِ تکوینِ دو عالم ہے، لاکھوں
سلام اس عالی مرتبت پر جس نے پوری بنی نوعِ انسانی کو نہ صرف یہ کہ جینے
کا طریقہ بتایا بلکہ عزت کی موت مرنے کا سلیقہ بھی سکھایا، کروڑوں بار قربان
ہو جائیے پوری بنی نوعِ انسان کے اس محسنِ اعظم پر جو دانائے سُبل ہے۔
ختم الرسل ہے، مولائے کل فی الکل ہے۔

وہ ذاتِ گرامی جس نے ——— "غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا"

وہ ذاتِ اقدس ——— "جس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا"

وہ ذاتِ عظیم ——— "جس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا"

اُس عظیم المرتبت ہستی کے نامِ نامی اسمِ گرامی سے کون واقف نہیں؟
سب واقف ہیں، یہ وہ ذاتِ اقدس ہے جسے خود رب العزّت نے محمد الرسول اللہ
(صلّے اللہ علیہ وسلّم) فرمایا، اللہ کے محبوب کی تعریف اس سے بہتر ممکن ہی نہیں۔

ع "بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر"

اُسی ذاتِ عظیم کی بارگاہِ عالیہ میں درود و سلام کا ایک حقیر نذرانہ
جناب ہلالؔ جعفری سلام کی شکل میں پیش کر رہے ہیں اور مکتبۂ اوصاف ملتان

اسے زیورِ طبع سے آراستہ کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے ہیں۔ محترم جناب ہلال جعفری اور ان کے فن کے متعلق استاذ العلماء حضرت علامہ کاظمی مدظلہ العالی، محترم پروفیسر عاصی کرنالی اور جناب عزیز حاصل پوری کی گرانقدر آراء اس کتاب کی زینت ہیں، جناب ہلال جعفری کے متعلق میرا کچھ کہنا اگرچہ اضافی ہوگا لیکن اس کے باوجود اتنا ضرور عرض کروں گا کہ جناب ہلال جعفری بڑی پیاری شخصیت کے مالک ہیں، ان کے دیدۂ و دل میں وہ عشق و مستی ہے جو ایک مومن کا سرمایۂ حیات ہوتی ہے۔ وہی عشق و مستی جس کے متعلق علامہ اقبالؒ نے فرمایا ہے ؎

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

عشق و محبت اور جذب و مستی کی اس دولتِ لازوال سے ہلال صاحب مالامال ہیں، اسی عشق و مستی کو انھوں نے بڑے محتاط اور دلنشین طریقے سے شعری سانچے میں ڈھال دیا ہے، بارگاہِ رسالتؐ میں اس نذرانے کو میں علمی اور ایمانی نذرانہ سمجھتا ہوں، یہی وجہ ہے کہ میں اس دعا پر اپنی گذارشات ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یعنی پوری امتِ مسلمہ کو علمی و ادبی، زبانی و قلبی نذرانے کے ساتھ ساتھ شریعت کے سانچے میں ڈھلے ہوئے عمل کا نذرانہ پیش کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ کیونکہ یہی حقیقی معنوں میں

اطاعتِ رسولؐ اور محبت رسولؐ کا تقاضا ہے، اور اسی میں ہم سب کی نجات کا راز مضمر ہے، عنقریب جناب ہلالؔ جعفری کی وجد آفریں نعتوں کا ایک حسین مجموعہ بھی پیش کیا جائے گا، جس کی قدر و قیمت کا اندازہ اس کتاب کے آخر میں مشاہیر علماء، ادباء اور شعراء کے تاثرات پڑھ کر کر سکتے ہیں۔

فقط والسّلام

عارفؔ دہلوی

دُعاء

استاذ العلماء حضرت مولانا سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی
شیخ الحدیث اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

*

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

اَمَّا بعد! اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جہاں اپنے علم و فضل میں مجددانہ مقام رکھتے تھے وہاں شعر و ادب میں بھی اپنی مثال آپ تھے، خصوصًا نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ممدوحِ موصوف کا جزوِ حیات تھی۔

"مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام"

اعلیٰحضرتؒ کا ایک مشہور و مقبول سلام ہے جو زبان زدِ ہر خاص و عام ہے، جس کا ہر شعر جذباتِ عقیدت کا آئینہ دار ہے، الفاظ و معانی کا رشتہ "سلکِ مرِ وارید" نظر آتا ہے، اسی مقدس و متبرک سلام کو ہمارے محترم عزیز دوست اور ملتان کے مشہور نعت گو شاعر جناب ہلال جعفری نے تضمین کیا ہے، اور اس حُسن و خوبی کے ساتھ مصرعے چسپاں کئے ہیں کہ اصل اشعار کسی طرح بھی الگ معلوم نہیں ہوتے، ہلال صاحب کی یہ تضمین کہنہ مشقی کے علاوہ بارگاہِ رسالت

صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ ان کی بے پناہ عقیدت پر بھی دال ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے حبیب سیّدِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہِ اقدس کے لئے ہلالؔ صاحب کے ان گلہائے عقیدت کو قبول فرمائے اور انھیں بہترین جزا سے نوازے۔ آمین!

سیّد احمد سعید کاظمی غفرلہٗ
۲۵ر رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ
مطابق ۱۸ر جنوری ۱۹۶۶ء

*

قلمی عبادت

از جناب پروفیسر عاصی کرنالی ایم، اے

اعلیحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا "سلام" دل سے نکلا ہے اور دلوں میں اتر گیا ہے، اہل اللہ کا حرف حرف تاثیر میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے، پھر یہاں تو عشقِ رسولؐ کا معاملہ ہے، اس بادۂ محبت کی سرمدی کیفیتیں حضرتؒ کے دل و دماغ پر چھائی ہوئی ہیں، اس لئے ہر شعر موجِ کوثر بن کر ابھرا ہے اور تشنہ کامانِ محبت کی پیاس بجھانے کا سامان بن گیا ہے، سوزِ محبت، فنی محاسن، معنوی لطافتیں، ان سب اجزاء نے مل کر سارے سلام کو سازِ رگِ جاں سے نکلنے والا نغمہ بنا دیا ہے، اِس نغمہ کی صدائیں گونجتی ہی رہیں گی۔ محبت و عقیدت کا یہ نذرانہ اور دل و جان کی یہ متاعِ ارادت ہمیشہ زندہ و پائندہ رہے گی، حضرتؒ کے اِس سلام نے ہر دلعزیزی، مقبولیت اور شہرت کا جو مقام حاصل ہوا ہے وہ کسی اور نظم کو کہاں نصیب ہوا۔

یہاں میں ایک اندیشے کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور بریلوی سربراہانِ دین کی خدمت میں میری یہ گذارش ہے کہ جب کوئی قلمی کاوش مقبول ہوتی ہے تو بعض بے بنیاد لوگ اپنے قلم کی بے سروپا تحریروں کو اس کا جزو بنانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ اس طرح اس عظیم شہرت سے انھیں بھی نسبت حاصل ہو جائے۔

بعض اوقات شخصیات کی بلیک میلنگ شروع ہو جاتی ہے۔ قصہ چہار درویش کو حضرت امیر خسروؒ سے منسوب کرنے کی عبارت اسی ذہنیت کی پیداوار ہے، اعلیحضرتؒ کے اِس سلام میں "الحاقی شعروں" کے اضافہ کی (دانستہ یا نادانستہ) کوششیں شروع ہو گئی ہیں، خود بریلوی نقطۂ نظر کے لوگ جب مساجد میں یہ سلام پڑھتے ہیں تو بعض خارج از آہنگ اور کمتر درجے کے شعر اصل سلام میں جوڑ لیتے ہیں، کہیں یہ اشعار مخمس کی شکل میں ہوتے ہیں، کہیں رباعی کے انداز میں، کہیں کسی دوسرے مقام کی بولی میں۔ مثلاً قافیہ ہے "رحمت، لطافت" اس کے ساتھ "حسینؑ ابنِ حیدرؓ پر لاکھوں سلام" کا مصرعہ جوڑ دیا گیا ہے۔ ایک جگہ "السلام اے کالی کملی والیا" کہا گیا ہے جو دوسری بحر میں ہے اور فنی اعتبار سے اُردو مزاج سے مناسبت نہیں رکھتا، ضرورت ہے کہ حضرتؒ کے سلام کی اصل کے تحفظ کا پورا پورا اہتمام کیا جائے اور اس خوبصورت ہدیۂ عشق و ادب کو چالاک طالع آزماؤں یا نادان عقیدت مندوں کی دستبرد سے محفوظ رکھا جائے)

میری یہ بات غیر متعلق نہیں تھی اس لئے اس کا تذکرہ میں نے یہاں ضروری سمجھا، اب میں اصل موضوع کی طرف لوٹتا ہوں، جناب ہلالؔ جعفری کے قلم کو توفیقِ الٰہی نے مدحِ سرورِ کائناتؐ کے لئے وقف کر لیا ہے، اب ہلالؔ صاحب شعر نہیں کہتے بلکہ نعت لکھ کر قلمی عبادت کا فریضہ ادا کرتے ہیں، او

اسلام کی تبلیغ سے عہدہ برآ ہوتے ہیں، مرحبا ہے ان لوگوں پر جو اپنے پیشے یا ہابی یا آرٹ کو دین اور اخلاق اور خیر کی اشاعت میں صرف کریں اور تحسین و آفریں کے گلدستے ان کی خدمت میں نذر جن کے دل عشقِ رسولؐ میں سرشار، جن کی زبانیں محبتِ رسولؐ میں زمزمہ سرا، اور جن کے قلم حبِ رسولؐ میں گل فشاں ہوں۔ جن کی فکر، جن کا ذکر، جن کی تقریر، جن کی تحریر منقبت و نعت کی نغمہ سنجیوں کے سوا کچھ نہ ہو۔

ہلالؔ صاحب ایک ممتاز نعت نویس ہیں، ان کی نعت گوئی کے اسلوب پر میں ایک الگ تاثر لکھ چکا ہوں جو انشاءاللہ ان کے مجموعۂ نعت "ہلالِ حرم" کے ساتھ شائع ہوگا، یہاں مختصراً یہ بات کہنی ہے کہ انھوں نے اعلیحضرتؒ کے سلام کی تضمین کی ہے ایک سو اکاون (۱۵۱) اشعار پر سہ مصرعی بند لگائے ہیں، اور اس طرح چار سو ترپن مصرعوں کا اضافہ کیا ہے، یہ فنی ریاضت آسان کام نہیں اور نہ عقل ایسا کارنامہ انجام دے سکتی ہے، یہ تو دیوانگیٔ عشق اور سرمستیٔ محبت کا کرشمہ ہے، اور اس جیسے کرشموں پر عقل ازل سے سر درگریباں رہی ہے اور رہے گی۔

تضمین میں مشکل بات یہ ہوتی ہے کہ ایسے مصرعے فراہم کئے جائیں جو اصل شعر میں پیوست ہو جائیں، ایسے پیوست جیسے پورا بند دو (۲) شاعروں نے نہیں ایک ہی شاعر نے کہا ہے، وہی الفاظ کا معیار، وہی بات کا انداز، وہی تراکیب کا

ظاہری دروبست اور وہی مضمون کا معنوی استحکام، گویا تضمین کے مصرعے ایک ہی بدن کے متناسب اجزاء اور اعضاء ہیں، اعلیحضرتؒ کا سلام بہت معیاری کوشش ہے، اسی لگے کے مصرعے لانا بڑا محال کام تھا، دانتوں پسینہ آجانے والی مثال ہے، لیکن خدا کا شکر ہے اور سرکارِ رسالتؐ کی نظرِ فیض اثر کا اعجاز ہے کہ ایک اچھے معیار پر یہ تضمین مکمل ہوئی اور یہ مجموعہ "جانِ رحمت" کا عنوان لے کر منظرِ عام پر آ رہا ہے۔ مجھے یہ فخر اور سعادت بھی حاصل ہے کہ یہ عنوان میں نے ہی تجویز کیا ہے۔ اس مجموعے کی افادیت اور مقصدیت اس قدر ہے کہ پوری امت کو اس سے اِستفادہ کرنا چاہیئے، اور اس عقیدت نامے کو نظروں بلکہ دلوں میں جگہ دینی چاہیئے۔

خاکِ پائے اہلِ دل

عاصی کرنالی

۲۶۔ جنوری ۱۹۶۶ء

*

سعادتِ عظمیٰ

(از جناب عزیز حاصل پوری)

جناب ہلال جعفری ملتان کے جانے پہچانے اور منفرد نعت گو شاعر ہیں۔
"جانِ رحمت" ان کی بلند پایہ تصنیف ہے اور یہ تصنیف اعلیٰحضرت مجددِ ملت فاضل بریلوی قدس سرہُ العزیز کے مشہورِ عالم سلام پر تضمین ہے۔

اصنافِ سخن میں فنِ تضمین بہت ہی مشکل صنف ہے اور اس میدان میں ہر سخنور اپنے اشہبِ فکر کو "اذنِ خرام" نہیں دے سکتا، البتہ جسے قدرت اس قابل بنا دے وہی اس منزل کا راہگیر بن سکتا ہے۔

دریا خواہ کتنا ہی عمیق ہو اس سے پانی لیا جا سکتا ہے، لیکن پانی کے ایک ایک قطرہ کو "آبدار موتی" بنانا نہایت دشوار کام ہے، اعلیٰحضرت بریلویؒ کا یہ سلام حسنِ عقیدت اور فنی معنویت کے اعتبار سے ایک گہرا سمندر ہے، ہلال صاحب نے اس سے صرف پانی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ اس کی ایک ایک بوند کو خلوص و محبت کا "آنسو" سمجھ کر اپنے افکار و خیالات کے تاروں میں پرو دیا ہے اور نہایت خوبی اور اہتمام کے ساتھ ہر شعر کو اپنا لیا ہے۔
گویا "جانِ رحمت" کے آسمان پر "ہلال" بدر کی صورت چمک رہا ہے اور اُس کی فکری و ذہنی صلاحیت کا ہر پہلو درخشاں نظر آتا ہے۔ مصرعوں کے دربست

اور لفظوں کی بندش میں حرف گیری کی گنجائش نہیں۔
ہلالؔ صاحب کو نعت گوئی میں جو امتیازی درجہ اور منفرد مقام حاصل ہے، وہ ان کا اچھوتا اور نرالا اندازِ فکر ہے۔
اخیر میں یہ کہہ کر میں اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں کہ ہلالؔ صاحب کی نعت گوئی محض روائتی و رسمی نہیں، اس لئے کہ انھوں نے شاعری میں صرف "نعتِ رسولؐ" ہی کو اپنی زندگی کا مقصد اور ذریعہ نجات بنایا ہے، اور یہ وہ سعادتِ عظمیٰ ہے جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتی۔
میں پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ جو بھی اس "روح پرور کتاب" کا مطالعہ کرے گا اس کا ایمان یقیناً تازہ ہو جائے گا، کیونکہ اس کا لفظ لفظ دل کی گہرائیوں میں اترنے والا ہے۔

عزیز حاصل پوری عفرلہٗ

ملتان۔ ۱۹؍ جنوری ۱۹۶۶ء

*

عارضِ مصطفٰےؐ پہ ہزاروں درود
حُسنِ بدرُ الدُجٰے پہ ہزاروں درود

چہرۂ والضحٰے پہ ہزاروں درود
بے بناوٹ ادا پہ ہزاروں درود

بے تکلّف مُلاحت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰےؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

*

جانِ رحمت

(تضمین بر سلام)

اعلیحضرت احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۱)

دو جہاں کی حقیقت پہ لاکھوں سلام
مقصدِ عینِ قدرت پہ لاکھوں سلام
آیۂ حسنِ فطرت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

۲

اک درخشندہ صورت پہ روشن دُرود

ماہتابِ صداقت پہ روشن دُرود

آفتابِ شفاعت پہ روشن دُرود

مہرِ چرخِ نبوّت پہ روشن دُرود　　گلِ باغِ رسالتؐ پہ لاکھوں دُرود

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

۳

اِبتدائے کرم ، اِنتہائے کرم

اے انیسِ اُمم ، اے شفیعِ اُمم

بزمِ کون و مکاں تیرے زیرِ قدم

شہریارِ ارم، تاجدارِ حرم　　نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۴)

وجہِ تخلیقِ کونین جن کا وُجود
جن کے دم سے ہُوا رحمتوں کا وُرود
ہر قدم پر مَلک جن کے محوِ سجُود
شبِ اسریٰ کے دولھا پہ دائم دُرود نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سَلام

(۵)

پڑھتے ہیں آسمانوں پہ قدسی دُرود
بھیجتے ہیں محمدؐ پہ فرشی دُرود
ساری سج دھج پہ کون و مکاں کی دُرود
عرش کی زیب و زینت پہ عرشی دُرود فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سَلام

○

(۶)

بھیجتی ہے فرشتوں کی صف صف دُرود

ہوں خدا کے نبیؐ پر مشرّف دُرود

اشرفِ دو جہاں پر ہوں اشرف دُرود

نورِ عینِ لطافت پہ اَلطف دُرود زیب و زینِ لطافت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۷)

معدنِ لطف و اکرامِ حق کی قسم

بادشاہ و گدا جس کے زیرِ علم

بزمِ کونین میں عالی و محترم

سروِ نازِ قِدم، مغزِ رازِ حکم یکّہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۰)

(۸)

نُور والے پہ ہو نُور والا دُرود

مقصدِ ذاتِ اعلیٰ پہ اعلیٰ دُرود

محورِ حدِ بالا پہ بالا دُرود

نقطۂ سرِ وحدت پہ یکتا دُرود   مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۹)

مالکِ بحر و بر، حاکمِ خشک و تر

سجدہ گاہِ ملک جس کا ہے سنگِ در

جس کا کُوچہ ہے کونین کا مُستقر

صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر   نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۰)

جِس نے شیرازۂ قوم یکجا کیا
کوہِ فاراں کی چوٹی پہ خطبہ پڑھا
بَدوؤں کو خدائی کا آقا کیا
جِس کے زیرِ لِوا آدم ومن سوا — اُس ہزائے سیاحت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۱)

اکِ عَرب اور کون ومکاں کا امیں
مُہرِ ختمِ نبوّت کا دُرِّ ثمیں
سیّدالعالمیں، سیّدالعالمیں
عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں — اُس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۲)

محورِ کائناتِ جہاں کی نمود
حاصلِ کُن ہے جس کا وجودِ سعود
یعنی تنویرِ حُسنِ ازل کا شہود
اصلِ ہر لود و بہبود و تخمِ وجود   قاسِمِ کنزِ رحمت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۳)

حاصلِ بزمِ قدرت پہ بے حد دُرود
کائناتِ شرافت پہ بے حد دُرود
ایک سرتاپا رحمت پہ بے حد دُرود
ختمِ بابِ نبوّت پہ بے حد دُرود   دَورِ ختمِ نبوّت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۴)

بُوئے گلزارِ قدرت پہ نُوری دُرود
باغِ آثارِ قدرت پہ نُوری دُرود
شمعِ دیوارِ قدرت پہ نُوری دُرود
شرقِ انوارِ قدرت پہ نُوری دُرود
فتقِ ازہارِ قربت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۵)

عاصیوں کا یہاں بھی وہاں بھی کفیل
جنبشِ لب حدیثِ کرم کی دلیل
بے نظیر و لشبیہ و حسین و جمیل
بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۶)

اصلِ محبّت کی محبّت پہ غنیبی دُرود
حاصلِ صد کرامت پہ غنیبی دُرود
واقفِ رازِ قدرت پہ غنیبی دُرود
سرِّ غیبِ ہدایت پہ غنیبی دُرود عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۷)

ماورائے طریقت پہ لاکھوں دُرود
نقشِ اوّل کی حجّت پہ لاکھوں دُرود
کُن فکاں کی حقیقت پہ لاکھوں دُرود
ماہِ لاہوت خلوت پہ لاکھوں دُرود شاہِ ناسُوتِ جلوت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۸)

حامیٔ اُمتِ پُرخطا پر دُرود
مالکِ کُل کی جُود و سخا پر دُرود
ہو عطائے خدا کی عطا پر دُرود
کنزِ ہر بیکس و بے نوا پر دُرود حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۹)

باغِ کونین کے سرو قد پر دُرود
انحصارِ دو عالم کی حد پر دُرود
اسمِ احمدؐ کے ایک ایک عدد پر دُرود
پرتوِ اسم ذاتِ احد پر دُرود نسخۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

۲۰

مقصد و عینِ مقصد کے مقصد دُرود

اہلِ کونین کے جدِّ امجد دُرود

سب سے اولیٰ و اعلیٰ و ارشد دُرود

مطلعِ ہر سعادت پہ اسعد دُرود مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

۲۱

اے کہ پاکیزہ اوصاف اعلیٰ النفس

بن کے پھر ابرِ رحمت خدارا برس

آبِ رحمت کو اُمّت رہی ہے ترس

خلق کے دادرس سب کے فریادرس کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

۲۲

بے وسیلوں کی طاقت پہ لاکھوں دُرود

بے سہاروں کی ہمّت پہ لاکھوں دُرود

بے زر و پر کی ثروت پہ لاکھوں دُرود

مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں دُرود　　مجھ سے بےبس کو قوت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

۲۳

کثرتِ حسنِ کثرت پہ اکثر دُرود

عکسِ قدرت کی قدرت پہ اکثر دُرود

نقشِ وحدت کی وحدت پہ اکثر دُرود

کثرتِ بعدِ قلّت پہ اکثر دُرود　　عزّتِ بعدِ ذلّت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۲۴)

رحمتِ حق کی رحمت پہ اعلیٰ دُرود

منتہائے کرامت پہ اعلیٰ دُرود

اک خدا داد دولت پہ اعلیٰ دُرود

ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ دُرود حق تعالیٰ کی مِنّت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سَلام

(۲۵)

بے نواؤں کے ملجا پہ بے حد دُرود

بے سہاروں کے ماوا پہ بے حد دُرود

ہم سے منگتوں کے داتا پہ بے حد دُرود

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد دُرود ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سَلام

○

(۲۶)

نسبتِ جانِ مومن پہ بے حد درود

رحمتِ جانِ مومن پہ بے حد درود

راحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود

فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۲۷)

جس نے دنیا کو بتلایا جینے کا ڈھب

جس نے آکر دیا درسِ تکریمِ رب

اک عرب اور کفیلِ جہاں کا سبب

سببِ ہر سبب منتہائے سبب علّتِ جملہ علّت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

۲۸

ہوں محمدؐ پہ بہتر سے بہتر درود

ہوں حبیبِ خدائے جہاں پر درود

مخزنِ رازِ اظہر پہ اظہر درود

مصدرِ مظہریت پہ اظہر درود مصدرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

۲۹

بوندیں افلاکِ رحمت سے گرنے لگیں

نور کی چادریں دہر پر چھا گئیں

بلبلیں مِل کے آپس میں گویا ہوئیں

جس کے جلووں سے مرجھائی کلیاں کھلیں اُس گُلِ پاکِ منّت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۳۰)

آبِ زمزم سے شاداب ہیں کیاریاں
دستِ قدرت نے کیں جن میں گُل کاریاں
باغِ طیبہ کے اشجار کی ٹہنیاں
طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں اُس سہی سرو قامت پہ لاکھوں درود
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۳۱)

ماہ والنجم کی قسمت بنا نقشِ پا
جس نے شمعِ حرم کو مُنوّر کیا
عکس ہے جس کا عکسِ جمالِ خُدا
وصف جس کا ہے آئینہ حق نما اُس خُدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۲۲)

سامنے جس کے دم والے بے دم رہیں
رشکِ عیسےٰؑ رہیں، فخرِ مریمؑ رہیں
اور جھکے جس کے در پر دو عالم رہیں
جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں اُس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۲۳)

کاکلوں کی ادا، کاکلوں کی ادا
سب کی مشکل کشا، سب کی مشکل کشا
خواجۂ ھَلْ اَتیٰ، خواجۂ ھَلْ اَتیٰ
وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا لکۂ ابرِ رحمت لاکھوں سلام
مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۳۴)

جس کے ادنیٰ اشارے سے ہے چاند شق

جس کے جلووں سے روشن ہیں چودہ طبق

گیسوؤں پر تصدق ہے شامِ شفق

لیلۃ القدر میں مطلعِ الفجرِ حق مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۳۵)

کچھ تڑپ لے کے تاروں کی افلاک سے

کچھ کیا مشورہ فہم و ادراک سے

اور کچھ روشنی چشمِ نمناک سے

لختِ لختِ دلِ ہر جگر چاک سے شانہ کرنے کی عادت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۳۶)

غظمتِ آسماں زینتِ لامکاں

عرش والوں کا دل فرش والوں کی جاں

جس کا حسنِ سماعت خدا کا نشاں

دُور نزدیک کے سننے والے وہ کان کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۳۷)

موجِ تسنیم ہے انگلیوں کا کمال

جس کی آمد بنی کافروں کا زوال

بزمِ کونین ہے جس کا عکسِ جمال

چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال اس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

۳۸

بھیجتے ہیں صلوٰۃ و سلام انبیاءؑ
پردۂ غیب سے آ رہی ہے صدا
بزمِ کون و مکاں کا وہ دُولھا بنا
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

۳۹

زندگی جس کی غارِ حرا میں کٹی
جس کے اشکوں سے نارِ جہنم بُجھی
جس کے قدموں پہ رفتارِ عالم رُکی
جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی — اُن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۴۰)

یہ دھڑکتے دِلوں کی ہے آرام گاہ

اِس سے مِلتی ہے قلب و نظر کو پناہ

دِل کے زخموں کے رِسنے کا ہے راستہ

اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ ظلّۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۴۱)

اے کہ رحمت بہ داماں ہے تیرا وجود

تیرے زیرِ لِوا عالمِ ہست و بُود

چشمِ گریاں ہے بحرِ کرم کی نمُود

اشک باریٔ مژگاں پہ برسے دُرود سِلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۰)

(۴۲)

اے حسینِ عرب صدرِ بزمِ دنےٰ
اے سراپا تجلّی سراپا ضیا
والضحیٰ کی قسم شرحِ بدر الدجےٰ
معنئ قدرےٰ، مقصدِ ماطغےٰ نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۴۳)

جس نے کاندھوں پہ بارِ شفاعت لیا
جس نے سب بھوکے پیاسوں کا دامن بھرا
جس کی نظروں نے کوثر کو کوثر کیا
جس طرف اٹھ گئیں دم میں دم آگیا اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۴۴)

عارضِ والضحےٰ کی ادا پر دُرود

زلفِ عنبر کی کالی گھٹا پر دُرود

نور والی جبیں کی ضیاء پر دُرود

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر دُرود   اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۴۵)

کشتیٔ ماہِ نَو شرم سے ڈوب جائے

جن کے پَرتو سے خورشید بھی ڈوب جائے

جن کے جلوؤں سے بَرقِ تپاں تلملائے

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے   اُن عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۴۶)

اُن کی نورانی صورت پہ بے حد درود

ہوں بدن کی لطافت پہ بے حد درود

قلبِ اطہر کی صولت پہ بے حد درود

اُن کے خط کی سہولت پہ بےحد درود　　اُن کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۴۷)

ٹمٹمائے دیئے کو بڑھانے لگے

کہکشاں کی ضیاء مسکرانے لگے

طورِ سینا سے پیغام آنے لگے

جس سے تاریک دِل جگمگانے لگے　　اُس چمک والی نکہت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۴۸)

آسمانِ تجلّیؑ پہ رقصاں دُرود
نُور سے رُخ پہ ہوں نُور افشاں دُرود
گُل سے چہرے پہ گُل ہائے خنداں دُرود
چاند سے مُنہ پہ تاباں درخشاں دُرود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۴۹)

ایک اُمّی لقب لب پہ حق کا سبق
روئے انور کتابِ خدا کا ورق
عارضِ والضحےٰ صبحِ نورِ شفق
شبنمِ باغِ حق یعنی رُخ کا عَرق
اُس کی سچّی براقت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۵۰)

قدِ رعنا کا پَرتو ہے سروِ چمن
خاکِ پا کی عطا ہے گُلِ نسترن
موجِ کوثر ہے اک عکسِ چاہِ ذَقن
خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۵۱)

ہے یقیناً علاجِ غمِ مستقل
ہے دوائے دلِ عاشقِ مضمحل
اِس سے ہوتے ہیں زخمِ جگر مندمِل
ریشِ خوش معتدل، مرہمِ ریشِ دل ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۵۲)

جانِ ماہِ فلک ہاتھ کی اُنگلیاں
ہالۂ نور ہیں آنکھ کی پُتلیاں
کعبۂ عاشقاں پاؤں کی ایڑیاں
پتلی پتلی گُلِ قدس کی پتّیاں　　اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۵۳)

اک فقیہِ زماں، خلق کا پیشوا
جس کا ہر قول گویا خدا کی رضا
اور روح الامیں جس کا مدحت سرا
وہ دہن جس کی ہر بات وحیٔ خدا　　چشمۂ اہلِ حکمت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

۵۴

جُھوم کر پھر گھٹا رحمتوں کی اُٹھے

ابرِ رحمت چھما چھم برسنے لگے

اُس سجے آبِ دہن کے یہ ہیں معجزے

جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے   اُس زُلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

۵۵

جس کو تکمیلِ حق کی نشانی کہیں

حاملِ مصحفِ آسمانی کہیں

یعنی شرحِ بیانِ الٰہی کہیں

وہ زباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں   اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۵۶)

اُس کے دامن کی وسعت پہ بیحد دُرود
سایۂ ابرِ رحمت پہ بے حد دُرود
جنبشِ لب کی ندرت پہ بے حد دُرود
اُس کی پیاری فصاحت پہ بیحد دُرود اُس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰےؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۵۷)

اُس کی پاکیزہ صورت پہ لاکھوں دُرود
اُس خدائے فصاحت پہ لاکھوں دُرود
اُس تکلّم کی ندرت پہ لاکھوں دُرود
اُس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں دُرود اُس کے خُطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰےؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۵۸)

باغِ طیبہ کا دیکھا یہ رنگیں اصول
جب پکارا کسی پھول نے یارسولؐ
بن کے شبنم ہُوا رحمتوں کا نزول
وہ دُعا جس کا جوبن بہارِ قبول اُس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۵۹)

غم نصیبوں کے، بیکس کے، رنجور کے
دن لگے پھرنے ہر ایک مجبور کے
جس کی ضو سے مقدّر کھلے طور کے
جِس کے گُچھے سے لَچّھے جھڑے نُور کے اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۰)

(۶۰)

ہے تمنّا کہ جب سُوئے طیبہ چلیں

اپنی آنکھوں کو ہم فرشِ جادہ کریں

اُس کے جلوؤں سے پھر اپنے دامن بھریں

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں　　اُس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۶۱)

ذکر جس کا دو عالم کی وردِ زباں

جس کا حُسنِ تکلّم یمِ بے کراں

لحنِ داؤدؑ جس کی ہوئی ترجماں

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں　　اُس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۰)

(۶۲)

وہ کمانِ الہٰی کا تیرِ ہدف

ایک بحرِ لطافت کا دُرِ صدف

آج بھی جس کی شاہد ہے ارضِ نجف

دوش بر دوش ہے جسکی شانِ شرف   ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۶۳)

کعبۂ جان ودِل ۔ قبلۂ جان ودِل

رہبرِ منزل و جادۂ جان و دِل

راحتِ روح ، آئینۂ جان ودِل

حجرِ اسودِ کعبۂ جان ودِل   یعنی مُہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۶۴)

اک نظر جس پہ ڈالی ولی کر دیا

بے نیازِ غمِ زندگی کر دیا

دَر پہ منگتا جو آیا سخی کر دیا

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا   موجِ بحرِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سَلام

(۶۵)

جن کو ذاتِ محمدؐ پہ تکیہ نہیں

اُن کی دُنیا نہیں، اُن کی عقبےٰ نہیں

جن کو طاقت پہ اُن کی بھروسہ نہیں

جس کو بارِ دوعالم کی پروا نہیں   ایسے بازو کی قوّت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سَلام

(۶۶)

اُن پہ جان و جگر دونوں قرباں کروں

وہ جو ہیں آنکھ کا نور دل کا سکوں

اُن کے قدموں پہ سر اپنا رکھ کر کہوں

کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستوں ساعدینِ رسالتؐ پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۶۷)

اُس نبی کی شفاعت پہ ارفع دُرود

رحم فرمائے اُمّت پہ ارفع دُرود

بامِ اوجِ کرامت پہ ارفع دُرود

رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع دُرود شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۶۸)

چُوم کر اُن کے دیوار و دریُوں کہوں

لے کے جلوؤں سے کیفِ اثریُوں کہوں

نورِ حسنِ ازل دیکھ کر یُوں کہوں

دل سمجھ سے وَرا ہے مگر یُوں کہوں　　غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۶۹)

وہ نہ ثروت، نہ دَولت، نہ دولت سرا

جس کا راحت کدہ کنجِ غارِ حرا

ایک مَسند ہے جس کی فقط بوریا

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غِذا　　اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۷۰)

اُس کی چشمِ کرم نے خدا کی قسم

رکھ لیا آج تشنہ لبوں کا بھرم

ہے نظر جس کی جامِ طہورِ اِرم

جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم اُس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۷۱)

اک اشارہ میں زمزم کی نہریں چلیں

پینے والے جسے تا قیامت پئیں

جس کے آگے سمندر بھی پانی بھریں

نُور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۷۲)

اک عدیمِ زمانہ، عدیم المثال
آسمانِ دوعالم کا بدرِ کمال
اک سراپا تجلّی، سراپا جمال
عید مشکل کشائی سے چمکے ہلال　　ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۷۳)

عظمتِ حق کی عظمت پہ کھنچ کر بندھی
قصدِ بارِ نبوّت پہ کھنچ کر بندھی
فکرِ تسکینِ اُمّت پہ کھنچ کر بندھی
جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی　　اُس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۷۴)

اُس شہنشاہِ کونین کا ہے ظہور
جس کا علمِ لَدُنّی پہ کامل عبور
یعنی اُمّی لقب منبعِ صد شعور

انبیاء تہ کریں زانو جس کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۷۵)

کعبۂ حق کی بنیاد اک اک قدم
پاسبانِ عرب، پاسبانِ عجم
نقشِ پا کی قسم، عکسِ پا کی قسم

ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ قدم
شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۷۶)

کھائی یثرب کے شام وسحر کی قسم
کھائی بطحےٰ کے آٹھوں پہر کی قسم
کھائی طیبہ کے دیوار و دَر کی قسم
کھائی قرآں نے خاکِ گذر کی قسم اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۷۷)

طورِ سینا کی ضَو، طورِ سینا کا چاند
والضحےٰ کی قسم، برجِ بطحےٰ کا چاند
رونقِ آیۂ حسنِ یکتا کا چاند
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۷۸)

وہ جو بخشش کی تھی سب سے پہلی نمود

کاٹے مقراضِ رحمت نے بندِ قیود

تھا کوئی درگہِ حق میں سر با سجود

پہلے سجدے پہ روزِ ازل سے درود　　یادگاریِ اُمّت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۷۹)

رحمتِ حق کی رحمت پہ صدہا درود

دولتِ حق کی دولت پہ صدہا درود

شوکتِ حق کی شوکت پہ صدہا درود

مہدِ والا کی قسمت پہ صدہا درود　　بُرجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۸۰)

کمسنی کی دل آرا ادا پر دُرود
پاک بازانِ عالم کے آقا دُرود
فطرتاً خوئے اعلیٰ پہ اعلیٰ دُرود
فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ دُرود   کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۸۱)

انتہائے حقیقت پہ عالی دُرود
منتہائے شرافت پہ عالی دُرود
کعبۂ ہاشمیت پہ عالی دُرود
اعتلائے جبلّت پہ عالی دُرود   اعتدالِ طوّیت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۸۲)

عارضِ مصطفےٰؐ پر ہزاروں دُرود

حسنِ بدر الدجےٰ پر ہزاروں دُرود

چہرۂ والضحےٰ پر ہزاروں دُرود

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں دُرود بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۸۳)

شعلۂ گل کی لَو پر دَہکتے دُرود

نورِ قصرِ دَنےٰ پر چمکتے دُرود

بادِ صَر صَر کی زد پر لچکتے دُرود

بھینی بھینی مہک پر مہکتے دُرود پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۸۴)

فطرتاً نیک عادت پہ شیریں دُرود

قدرتاً پاک طینت پہ شیریں دُرود

ہدیتہً اُس ملاحت پہ شیریں دُرود

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں دُرود　　اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۸۵)

اَچھی اَچھی روش پر کروڑوں دُرود

اُجلی اُجلی روش پر کروڑوں دُرود

سُتھری سُتھری روش پر کروڑوں دُرود

سیدھی سیدھی روش پر کروڑوں دُرود　　سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۸۶)

کون پنہاں ہے فطرت کے انوار میں

کس کے جلوے ہیں کعبے کے آثار میں

کون روتا تھا تاریکئ غار میں

روزِ گرم و شبِ تیرہ و تار میں کوہِ صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۸۷)

جس نے خورشیدِ عالم کو بخشی چمک

جس سے پائی ستاروں نے اتنی دمک

ہیں تصرّف میں جس کے زمین و فلک

جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۸۸)

دل عروسِ قمر کا مچلنے لگے

بدر کی شکل بن کے چمکنے لگے

مثلِ خورشیدِ تاباں دمکنے لگے

اندھے شیشے جھلاجھل دمکنے لگے جلوہ ریزیٔ دعوت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۸۹)

اے کہ غم خواریٔ شب پہ بے حد درود

گریہ وزاریٔ شب پہ بے حد درود

ایسی دل داریٔ شب پہ بے حد درود

لطفِ بیداریٔ شب پہ بیحد درود عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۹۰)

اک کتابِ حقیقت پہ نوری دُرود
شرحِ بابِ نبوّت پہ نوری دُرود
گُلِ طیبہ کی نکہت پہ نوری دُرود
خندۂ صبحِ عشرت پہ نوری دُرود   گریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۹۱)

دائمی شان وشوکت پہ دائم دُرود
قائمی جانِ حُرمت پہ دائم دُرود
باہمی صد اُخوت پہ دائم دُرود
نرمیٔ خوئے طینت پہ دائم دُرود   گرمیٔ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۹۲)

نہ رہا دہر میں کوئی اندوہ گیں
ہر طرف سے کرم کی صدائیں اٹھیں
قصرِ کسریٰ کی بنیادیں ہلنے لگیں
جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں اُس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۹۳)

نرگسِ چشمِ بینا سے پوچھے کوئی
منظرِ طورِ سینا سے پوچھے کوئی
پھر کسی کی تمنّا سے پوچھے کوئی
کس کو دیکھا؟ یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی آنکھ والوں کی ہمّت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۹۴)

سیّد الصّادقیں، اکمل الکاملیں

یُوں بڑھے آگے دینِ نبیؐ کے امیں

دیکھتے ہی جنھیں چھٹ گئے مشرکیں

شورِ تکبیر سے تھرتھرائی زمیں   جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۹۵)

مردِ میدان کے عزمِ کامل لئے

وہ کچھ ایسی جسارت سے آگے بڑھے

کافروں کے حقیقت میں دل ہِل گئے

نعرہائے دلیراں سے بن گونجتے   غرشِ کوشِ شجاعت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

۹۶

گھر تھا ہر ایک کافر کا ماتم کدہ
رزم گاہوں کا نقشہ بدلنے لگا
بجلیوں کی تڑپ، برچھیوں کی ادا
وہ چقا چاق خنجر سے آئی صدا
مصطفیٰ تیری صوت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

۹۷

یہ تمنّا، یہ جذبہ، یہ قربانیاں
اور یہ ذوقِ شہادت کی بے چینیاں
کافروں کی یہ میداں میں حیرانیاں
اُن کے آگے یہ حمزہؓ کی جانبازیاں
شیرِ غرّاں کی سطوت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

۹۸

اُن کی ہر عظمتِ خُو پہ لاکھوں دُرود

جسمِ اطہر کی خُوشبو پہ لاکھوں دُرود

پہلوئے حق کے پہلو پہ لاکھوں دُرود

الغرض ان کے ہر مُو پہ لاکھوں دُرود   ان کی ہر خُو و خصلت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

۹۹

ندرتِ آنِ ندرت پہ نامی دُرود

پیکرِ حسنِ فطرت پہ نامی دُرود

ساعتِ ذکرِ ساعت پہ نامی دُرود

اُنکے ہر نام و نسبت پہ نامی دُرود   اُنکے ہر وقت و ساعت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۰۰)

شانِ والا کے اُن پر کروڑوں دُرود

صدرِ اعلےٰ کے ان پر کروڑوں دُرود

اُن کے آقا کے اُن پر کروڑوں دُرود

اُنکے مولا کے اُن پر کروڑوں دُرود اُنکے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۰۱)

جن کی کوئی تمنّا نہ کوئی ہوس

حُبِّ احمدؐ تھی جن کی طلب اور بس

وہ ریاضِ محمدؐ کی کلیوں کا رس

پارہائے صحف، غنچہائے قدس اہلبیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام رضی

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۰۲)

اوس کھا کھا کے انوار کی گُل کدے
یُوں اُبھرنے لگے، یُوں مہکنے لگے
دامنِ ابرِ رحمت کے انداز سے
آبِ تطہیر سے جسکے پَودے جمے اُس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰےؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سَلام

(۱۰۳)

ہو گئے جو محمدؐ کے دَر کے فقیر
چُومتے ہیں قدم اُن کے اکثر امیر
وہ جو کونین میں سب سے ہیں بے نظیر
خونِ خیرالرسلؐ سے ہے جن کا خمیر اُن کی بے لَوث طینت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰےؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سَلام

(۱۰۴)

آنکھ کا نور، دل کا سکوں بن گیا

باخدا جس کا ہر ایک تارِ ردا

جس کی عصمت کا حوروں میں ہے تذکرہ

اُس بتولِ جگر پارۂ مصطفےٰ جلوہ آرائے عِفّت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۰۵)

اُس کی دہلیز پر عرشِ اعظم جھکے

حوریں لائیں جہیز اُس کا فردوس سے

خُلد میں اُس کے ہوتے ہیں یوں تذکرے

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۰۶)

جس کا دامن ہے سادات کا دائرہ

شاہدہ، شاکرہ، فاخرہ، ناصِرہ

عابدہ، ساجدہ، زاہدہ، صابرہ

سیّدہ، زاہرہ، طیّبہ، طاہرہ جانِ احمدؐ کی راحت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰےؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۰۷)

ہم شبیہِ نبیؐ، ثانیٔ مرتضٰےؓ

اہلبیتِ نبوّت کا وہ پیشوا

اک شہیدِ وفا، اک شہیدِ وفا

حسنِ مجتبٰےؓ سیّد الاسخیا راکبِ دوشِ حضرتؐ پہ لاکھوں سلام

مصطفٰےؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۰۸)

مالکِ دو جہاں صدرِ بزمِ دنیٰ

مصطفےٰؐ، مجتبےٰؐ، نازشِ انبیاءؑ

قلزمِ بے کراں، صاحبِ ھل اتیٰ

اوجِ مہرِ ھدیٰ، بحرِ موجِ ندیٰ روحِ روحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۰۹)

اک امامِ شہیدانِ کرب و بلا

جس کا سرمایۂ اقربا لُٹ گیا

تین دن کربلا میں جو پیاسا رہا

اُس شہیدِ بلا، شاہِ گلگوں قبا بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۱۰)

پاسبانِ عرب ، پاسبانِ نجف
جو سفر میں ، حضر میں رہا صف بہ صف
ایک بحرِ کرم ، ایک موجِ صدف
دُرِ دُرجِ نجف ، مہرِ برجِ شرف رنگ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۱۱)

تھا فدایانِ اسلام کا یہ طریق
وہ رہے بیکس و بےکسوں کے رفیق
گو دلوں میں پلے جن کے صدہا لئیق
اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۱۲)

جس کی تعظیم کو جھک گیا آسماں

رک گئے جس کے در پر یہ دونوں جہاں

ایک گہوارۂ نور جس کا مکاں

تیمّا پہلی ماں کہفِ امن و اماں   حق گذارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰےؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۱۳)

کُن کے جلوؤں کی تکریم نازل ہوئی

پرتوِ حق کی تکریم نازل ہوئی

فرش پر حسنِ تقویم نازل ہوئی

عرش پر جس پہ تسلیم نازل ہوئی   اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰےؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۱۴)

راحتِ زندگی، رونقِ زندگی

دل نشینِ نبیؐ، آنِ پیغمبریؐ

جو کہ شمعِ شبستانِ احمدؐ بنی

بنتِ صدّیقؓ، آرامِ جانِ نبیؐ   اُس حریمِ برأت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۱۵)

آج منہ تک رہے ہیں مرا بے گناہ

پڑ گئی یہ سرِ حشر کس کی نگاہ

آئے ہیں بن کے سرکار رحمت پناہ

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ   اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۱۶)

جن کے طرزِ عمل پر نبیؐ کا تھا صاد
جن کو حاصل محمدؐ کا تھا اعتماد
جن کی روشن تمنّا تھی روشن مُراد
شمعِ تابانِ کاشانۂ اجتہاد مفتیٔ چار ملّت پہ لاکھوں سلام
مصطفےؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۱۷)

پاسبانانِ بدر و اُحد پر دُرود
پیشوایانِ بدر و اُحد پر دُرود
عاشقانانِ بدر و اُحد پر دُرود
جاں نثارانِ بدر واحد پر دُرود حق گذارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام
مصطفےؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۱۸)

جن کو حُبّ نبوّت کا مژدہ مِلا

جن کو عشقِ حقیقت کا مژدہ ملا

جن کو ذوقِ شہادت کا مژدہ ملا

وہ دس وہ جن کو جنّت کا مُژدہ مِلا　　اُس مُبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰےؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۱۹)

عاشقِ مصطفٰےؐ صاحبِ اتقا

وہ صحابہؓ وہ مردانِ عالی صفا

ترجمانِ حدیثِ رسولِ خداؐ

سایۂ مصطفٰےؐ ، مایۂ اصطفا　　عزّو نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰےؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

۱۲۰

سیّد العالمیں، سیّد العارفیں

ھادیٔ مومنیں ، رہبرِ سالکیں

اے کہ علم الیقیں ، اے کہ حق الیقیں

اصدق الصّادقیں سیّد المتقیں چشمِ گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

۱۲۱

وہ جو دینِ محمدؐ کا تھا راہبر

سرنگوں سامنے جس کے تھے تاجور

جز خدا کے کسی کا نہیں جس کو ڈر

وہ عمرؓ جس کے اعدا پہ شیدا سقر اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۲۲)

دفترِ دیں کو جس نے مکمّل کیا

جس کا ہر فعل گویا رضائے خدا

جس کی تلوار کا ایسا سکّہ جما

فارقِ حق و باطل امامِ ھُدیٰ   تیغِ مسلولِ شدّت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۲۳)

جاں نثارِ نبیؐ ، پاسبانِ نبیؐ

مدح خوانِ نبیؐ ، قدر دانِ نبیؐ

دل سے شیدائے حُسنِ بیانِ نبیؐ

ترجمانِ نبیؐ ، ہم زبانِ نبیؐ   جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۲۴)

وارثِ مسندِ آخری پر دُرود
ایک سر تا قدم متّقی پر دُرود
یعنی اُس پارسائے نبیؐ پر دُرود
زاہدِ مسجدِ احمدیؐ پر دُرود
دولتِ جیشِ عشرت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۲۵)

مقصدِ زندگی جن کا کارِ خدا
جن کا ہر فعل گویا نبیؐ کی ادا
وہ جو ہیں نائبِ کرسیٔ مصطفیٰؐ
یعنی عثمانؓ صاحب قمیصِ ہدیٰ
حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۲۶)

خاندانِ نبوّت کا دُرِّ ثمیں

اِبتدائے یقیں، منتہائے یقیں

یعنی خیبر شکن، فاتح الفاتحیں

مرتضٰیؓ شیرِ حق، اشجع الاشجعیں ساقیٔ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰےؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۲۷)

وہ اِمامت کے سانچے میں ایسا ڈھلا

کہ رگِ ہاشمیت کو گرما دیا

اُس کا حسب و نسب اُس کی اک اک ادا

اصلِ نسلِ صَفا وجہِ وصلِ خدا بابِ فصلِ ولایت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰےؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۲۸)

یُوں گری خرمنِ کفر پر دفعتاً
بجلیوں کا تھا تلوار میں بانکپن
دیکھ کر بولے کافر یہ اعجازِ فن
شیرِ شمشیر زن، شاہِ خیبر شکن   پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۲۹)

جن کا اک اک قدم، جن کی اک اک طلب
بس رضائے خدا زندگی کا سبب
جن پہ نازل ہُوا عرش سے فضلِ رب
مومنیں پیشِ فتح و پسِ فتح سب   اہلِ خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۳۰)

مرکزِ حُسنِ ایمان ہے جس کا گھر

یُوں برستا ہے نُور اس کی دہلیز پر

اُس کی آنکھوں کے قربان میزاب زر

جس مسلماں نے دیکھا انھیں اک نظر اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۳۱)

جن کی قسمت میں رحمت ہے اللہ کی

جن کے دامن میں نعمت ہے اللہ کی

جن کی ہر شئے میں برکت ہے اللہ کی

جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی اُن سب اہلِ محبّت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۳۲)

مظہرِ عارفانِ شرابِ طہور

مطلعِ داستانِ شرابِ طہور

یعنی وہ عاشقانِ شرابِ طہور

بانیٔ ساقیانِ شرابِ طہور زینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۳۳)

اُن کی فکرِ عبادت پہ اعلےٰ دُرود

اُن کے ذکرِ ریاضت پہ اعلےٰ دُرود

اُن کی ہر اعلےٰ خدمت پہ اعلےٰ دُرود

اُن کی بالا شرافت پہ اعلےٰ دُرود اُن کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۳۴)

منکرِ دینِ احمدؐ کے قطعاً حریف

ساری مِلّت کے ہیں پاسبانِ لطیف

ہیں شرافت میں یہ چاروں عینِ شریف

شافعیؒ، مالکؒ، احمدؒ، امام حنیفؒ چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰےؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۳۵)

تھا ہر اک کام میں جن کے واصل دُرود

ذکر میں، فکر میں جن کے شامل دُرود

جن کی تھا زندگانی کا حاصل دُرود

کاملانِ طریقت پہ کامل دُرود حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۳۶)

مظہرِ فیض و برکات کا آئینہ
مصدرِ حسنِ مطلق کے رُخ کی ضیا
مخزنِ ھل آتیٰ، معدنِ صد عطا
غوثِ اعظمؒ امام التقیٰ و نقیٰ	جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۳۷)

جانِ راہِ ہدایت پہ بے حد دُرود
ہر ادائے شریعت پہ بے حد دُرود
اک امینِ امامت پہ بے حد دُرود
مردِ خیلِ طریقت پہ بے حد دُرود	فردِ اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

۱۳۸

جس نے ہر درد و غم کا مداوا کیا

جس نے چوروں کو قطبِ زماں کر دیا

وہ جو ہے وارثِ مسندِ مصطفےٰ

جس کی منبر بنی گردنِ اولیأ اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

۱۳۹

اِنتہائے شریف، انتہائے سعید

دافعِ رنج و غم، آیۂ روزِ عید

ہے محمدؐ کے بابِ کرم کی کلید

سیّد آلِ محمدؐ، امامِ رشید گلِ روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۴۰)

تاج تھا جس کا پائے محمدؐ کی دھول

دیدِ احمدؐ رہا زندگی کا اصول

وہ ریاضِ محمدؐ کے پھولوں کے پھول

حضرتِ حمزہؓ شیرِ خدا و رسولؐ   زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۴۱)

ماہِ رحمت نے جب رُخ سے اُلٹی نقاب

آگیا بزمِ کون و مکاں پر شباب

رحمتوں نے کیا رحمتوں سے خطاب

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب   تا ابد اہلسنت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۴۲)

جس کی کون ومکاں میں نہیں ہے مثال
اور عینِ عبادت ہے جس کا خیال
شرحِ اجمالِ فطرت ہے جس کا جمال
نام وکام وتن وجانُ وحالُ ومثال   سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۴۳)

ایک سرتا بہ پا پیکرِ اجتہاد
قابلِ صد یقیں، قابلِ اعتماد
خاندانِ نبوّت کے دل کی مُراد
زیبِ سجّادہ، سجّادِ نوری نہاد   احمدِ نورطینت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۴۴)

حاصلِ زندگی ، حاصلِ مُدعا
ذکر و فکر و شب و روز و صبح و مَسا
جن کا ہر کام ہر فعل تیری رضا
تیرے اُن دوستوں کے طفیل اے خدا
بندۂ ننگِ امت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۴۵)

کس کا دامن یہاں آ کے بھرتا نہیں؟
کون ہے جس کو اس در سے ملتا نہیں؟
سرفرازِ کرم میں ہی تنہا نہیں!
ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۴۶)

بندگی جن کی تھی طاعتِ مصطفےٰؐ
حاصلِ زندگی اک عرب کی ادا
جو رہے پا بہ پا شاہِ خیرالورےٰ
خاص اُس سایقِ سیرِ قربِ خدا اوحدِ کاملیت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۴۷)

پَر تَوِ نُور سے نور افشاں ہلال
ہو گیا کس کے جلوؤں سے تاباں ہلال
کہکشاں کے جلو میں درخشاں ہلال
گردِ مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○

(۱۴۸)

برق تھرّا گئی دیکھ کے اُن کے طَور

جن سے روشن ہُوا گوشۂ غارِ ثَور

اُن پہ صلّے علےٰ کا رہے یونہی دَور

کاش جب اُنکی محشر میں آمد ہو اور	سب پڑھیں انکی شوکت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۴۹)

جس نے بدلا زمانے کا کہنہ چلن

بُت پرستوں کو جس نے کیا بُت شکن

عہدِ طفلی میں تھی جس کو حق کی لگن

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن	اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۵۰)

اُس کے کوچے کی بادِ صبا پر دُرود

یعنی جنّت بداماں ہوَا پر دُرود

پتّی پتّی کی اک اک ادا پر دُرود

اٹھتے بوٹوں کی نشو و نما پر دُرود کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سَلام

(۱۵۱)

اعلےٰ حضرتؒ کے شعروں کی تضمین کا

مل گیا جب ملالِ حزیں راستہ

کان میں پے بہ پے آئی ان کی صدا

مجھ سے خدمت کہ قدسی کہیں ہاں رضاؔ مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

تمّت ○ بالخیر

از جناب ہلال جعفری
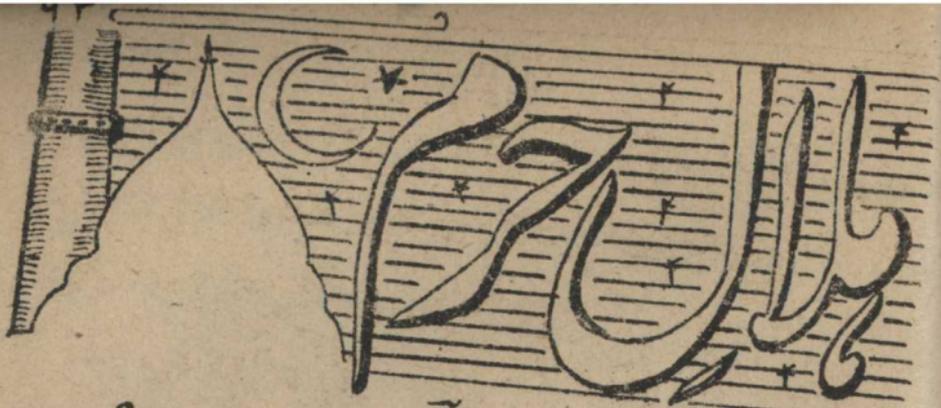
جناب ہلال جعفری کی وجد آفریں، پُر کیف اور پُر سوز و پاکیزہ نعتوں کا
حسین ولاجواب مجموعہ جس کے متعلق استاذ العلما حضرت علامہ کاظمی مدظلہ
العالی فرماتے ہیں کہ "ہلالِ حرم کے ایک ایک لفظ کو عشق و محبتِ رسولؐ
میں ڈوبا ہوا پایا ہے، یہ مجموعۂ نعت اپنی نظیر آپ ہے"۔

جناب رئیس احمد جعفری فرماتے ہیں کہ "مجھے ہلال جعفری صاحب کی
نعتوں میں جذب و مستی کی ایک دنیا نظر آئی، ان کے کلام میں جوش بھی ہے
جذب بھی، روانی بھی ہے اور شستگی بھی، کیف بھی اور سرور و مستی بھی"۔

جناب مولٰنا ماہر القادری مدیر ماہ نامہ فاران کراچی فرماتے ہیں کہ
"میری تمنا اور دُعا ہے کہ ہلال صاحب کے کلام کو قبولِ عام حاصل ہو اور
آسمانِ شاعری پر ہلالِ بدر بن کر چمکیں"۔

جناب پروفیسر عاصی کرنالی ایم اے اسلامیہ کالج ملتان فرماتے
ہیں "ہلال صاحب کی نعتوں میں ان کا جذبۂ محبت اس طرح ابھر پڑتا ہے جیسے
موجِ صبا کی تاثیر سے کلیاں کھلتی ہیں، ان کی نعتیں نعت گوئی کے سرمائے

میں ایسے لعل و گہر ہیں جو واقعی بیش بہا ہیں۔"

جناب تاثیر نقوی تحریر فرماتے ہیں کہ "نعت کی چند اعلیٰ خصوصیات یہ ہیں کہ اس میں خلوص ہی خلوص ہو، محبت ہی محبت ہو، کیف ہی کیف ہو، اور یہی خصوصیات ہلال صاحب کی نعتوں کا طغرائے امتیاز ہیں۔"

جناب عزیز حاصلپوری تحریر فرماتے ہیں کہ "ہلال صاحب کا یہ نعتیہ مجموعہ اس قابل ہے کہ آنکھوں پر رکھا جائے اور سینے سے لگایا جائے، ہر نعت، ہر شعر، ہر مصرعہ اور ہر لفظ عشق و مستی کے بحرِ بے کراں میں ڈوبا ہوا ہے۔"

جناب ادیب سیمابی فرماتے ہیں ؎

کتابِ محبت ہلالِ حرم　　سکونِ طبیعت ہلالِ حرم

ہلالِ حرم کا میں نے بغور مطالعہ کیا ہے، ہلال صاحب کے اشعار میں عارفانہ رنگ اور عاشقانہ تڑپ ہے۔"

جناب عبدالکریم ثمر فرماتے ہیں "ہلال صاحب کی تمام نعتوں میں عشق کا سوز و گداز بھی ملتا ہے اور امید و نشاط کا عرفان بھی، جہاں تغزل اور نغمگی کی ارزانی ہے وہاں محبت کی سچی تڑپ کے ساتھ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام بھی نمایاں ہے۔

جناب ہلال جعفری کی پرسوز نعتوں کا یہ حسین و لاجواب مجموعہ عنقریب منظرِ عام پر آرہا ہے۔ آج ہی اپنے لئے ایک نسخہ محفوظ کرا لیجئے۔

ناشر

دانش کدہ اوصاف۔ ۲/۴۲۱ ۔ ملتان شہر